مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ
کراچی

انشاء اللہ یہ دین باقی رہے گا

جب یہ فتنہ (قادیانیت) کھڑا ہوا تو چھ ماہ تک مجھے نیند نہیں آئی اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں دین محمدی (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے زوال کا باعث یہ فتنہ نہ بن جائے۔ مگر چھ ماہ کے بعد دل مطمئن ہو گیا کہ انشاء اللہ دین باقی رہے گا اور یہ فتنہ مضمحل ہو جائے گا۔

(حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ)

جلد ۱
۱۴۰۳ھ
۲۱ تا ۲۷ رجب
۱۹۸۳ء
۷ تا ۱۳ مئی
شمارہ ۴۴

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدنی

باب ما جاء فی صفة سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فائدہ علماء کہتے ہیں کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے انگوٹھی کے بعد اس لیے ذکر کیا اس سے حقیقتاً ایک خاص نظام العمل اور دستور السلطنت کی طرف اشارہ ہے کہ اول تبلیغی خطوط سلاطین کے پاس ارسال کیے جائیں اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو منافع دین اور دنیوی کے مالک ہیں ہی، ورنہ پھر وہ اور تلوار۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند تلواریں رہیں ان کے خاص خاص نام تھے۔ سب سے پہلی تلوار ماثور تھی جو وراثت میں آپ نے اپنے والد سے پائی تھی۔ ایک کا نام قضیب تھا اور ایک کا قلعی ایک کا تبار ایک کا ذو الفقار وغیرہ وغیرہ تھا امام ترمذی نے اس باب میں چار حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا وھب بن جریر انبانا ابی عن قتادۃ عن انس قال کان قبیعة سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

فائدہ علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ ذوالفقار کا ذکر ہے۔ فتح مکہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہی تلوار تھی۔

۲۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا معاذ بن ھشام حدثنی ابی عن قتادۃ عن سعید بن ابی الحسن قال کانت قبیعة سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضة

۲۔ سعید بن ابی الحسن نے بھی یہی نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی موٹھ چاندی کی تھی۔

۳۔ حدثنا ابو جعفر محمد بن صدران البصری حدثنا طالب بن حجیر عن ھود وھو عبد اللہ بن سعید عن جدہ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة یوم الفتح وعلی سیفه ذھب و فضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال کانت قبیعة السیف فضة۔

۳۔ ہود کے نانا مزیدہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی تھا۔ طالب جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ چاندی

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

فہرست

١	خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ
٢	افادات — حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب
٣	ابتدائیہ — سعید احمد جلالپوری
٥	اکاذیب مرزا — مولانا تاج محمد صاحب
٥	حیات عیسیٰ علیہ السلام — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
١٣	علامہ کشمیری رحمہ اللہ — مولوی محمد اسماعیل شجاع آبادی
٧	حسیبا — محمد قاسم بگھی
١٩	

شعبۂ کتابت :- حافظ عبدالستار واجد · غلام یٰسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم - اے - ایل - ایل - بی

فی پرچہ ١- ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	٦٠ روپیہ
ششماہی	٣٥ روپیہ
سہ ماہی	٢٠ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	٢١٠ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	٢٢٥ روپیہ
یورپ	٢٩٥ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	٢٨٠ روپیہ
افریقہ	٢١٠ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	١٩٥ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ٣

ناشر:- عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع :- کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت :- ٢٠/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

عالم اسلام کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

۴

چند نصائح

افادات عارفی

ضبط و ترتیب : مولانا جمیل خاں

ایمانی غیرت کا تقاضا — سنت رسولؐ کو ترجیح

ملفوظات طیبات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی ،

فرمایا :- ایک کام ہے سنت کے مطابق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے اور ایک کام اپنے دوست کی مروت کی بنا پر آپ کو کرنا ہے تو بتلایئے بحیثیت مسلمان غیرت کیسے گوارہ کرے گی کہ دوست کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم پر ترجیح دی جائے - اور اگر آپ کے سامنے دو کام ہیں اور آپ عذر بھی کر سکتے ہیں اور آپ کا عذر قبول بھی ہو سکتا تو پھر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیوں ترجیح نہیں دیتے ، معلوم ہوتا ہے کہ نفس اور شیطان تم کو دھوکہ میں مبتلا کر دیا ہے ۔

فرمایا :- حضرت رحمۃ اللہ کا ایک ملفوظ ہے کہ اگر فتویٰ اور تقویٰ کی صورت میں اندیشہ فساد ہو تو فتویٰ پر عمل کریں اور تقویٰ کو ترک کر دیں ، لیکن اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو اور عذر چل سکتا ہو تو پھر تقویٰ پر عمل کرنا چاہیئے تو یہ فرق ہے ۔ شریعت اور طریقت میں ورنہ دونوں ایک ہی کل (دین) کے جز ہیں ۔

فرمایا :- اس وقت طریقت کی بہت ضرورت ہے ۔ کیونکہ مباحات کے اندر بہت وسعت آگئی ہے اور اہل طریقت حضرات مباحات کی حدود متعین کرتے ہیں ۔ مثلاً میز کرسی پر کھانا کھانا کراچی میں بہت عام ہو گیا ہے اگرچہ فتویٰ کے اندر کچھ گنجائش ہے اور مباح ہے ، لیکن اگر ضمیر کی سلامتی چاہتے ہو تو اس سے بچو کیونکہ یہ عادت بن جائے گی اور عادت بن جانے کی صورت میں اباحت کا درجہ ختم اور فسق کے اندر داخل ہو جائے گا ۔ اسی طرح حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قرض اگر کوئی مانگے شادی کے ڈیکوریشن کے لئے تو اگرچہ قرض دینا مباح ہے ، لیکن یہاں اسراف کے لئے طلب کیا گیا ہے اس لئے قرضہ دینا جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں تعاون علی المعصیۃ لازم آئے گا ۔

فرمایا :- کوشش یہ کرو کہ بغیر فتنہ فساد پیدا کئے مباحات کو ترک کر کے تقویٰ پر عمل کرو اور اگر کسی وجہ سے ایسے امور کرنے پڑ جائیں جو کہ تقویٰ کے خلاف ہوں تو قلب میں کراہت ضرور ہو تاکہ ایمان کی سلامتی رہے پھر اگر تقویٰ پر بھی اکثر عمل ہوتا ہے تو بزرگوں کی صحبت میں رہو اور ان سے مشورہ حاصل کرتے رہو ۔ کہیں تقویٰ کے اندر ناز اور تکبر اور فخر کی صورت پیدا نہ ہو جائے وہ اس سے بھی زائد تباہ کن ہے ۔ تذبذب کی صورت میں بزرگ کے فتویٰ پر عمل کرو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین

جاء الحق وزهق الباطل

چودھویں صدی کا بڑا فتنہ ، فتنۂ قادیانیت ہے ۔ جو دینی اور سیاسی اعتبار سے امت محمدیہ کے لئے نہایت خطرناک اور کھلا ہوا چیلنج ہے ۔ دینی اعتبار سے تو انہوں نے دین اسلام کے مقابلہ میں نیا دین ، قرآن کے مقابلہ میں نیا قرآن اور نبوت محمدیہؐ کے مقابلہ میں نئی نبوت ، غرض تمام اسلامی شعائر کے مقابلہ میں خودساختہ اسلامی شعائر وضع کرکے ، مسلمانوں سے نہ صرف علیحدگی اختیار کی ، بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ قادیانیت دینِ اسلام کے متوازی ایک مستقل مذہب اور قادیانی ایک مستقل امت ہے ۔ جس کی تائید مرزا محمود کے اس قول سے ہوتی ہے کہ " آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے ، اللہ کی ذات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ ۔ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے (مسلمانوں) اختلاف ہے "۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء) اس کے علاوہ سیاسی طور پر قادیانی نہ صرف انگریزوں سے ذہنی اور فکری طور پر متفق ہیں بلکہ ان کا خودساختہ پودا ہیں ۔ چنانچہ مرزا قادیان کہتا ہے : " میں مہدی ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری تلوار ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہم ہر جگہ اپنی " تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں "

(الفضل دسمبر ۱۹۱۸ء)

مرزا قادیانی کی ان تحریروں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ انگریزوں کے حق میں کس قدر مخلص اور ان کی طرف کتنا میلان قلبی رکھتے تھے ۔ حکومت برطانیہ کو جب ہندوستان میں اپنا زوال اور پاؤں اکھڑتے نظر آئے تو انہوں نے جذبۂ حریت اور اپنے خلاف رونما ہونے والی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا کہ کسی ایسے شخص کے ذریعہ ایک مذہبی فتنہ کھڑا کیا جائے جو ایک طرف تو ہماری وفاداری کا دم بھرے اور دوسری جانب مسلمانوں کو مذہبی الجھنوں کے ذریعہ افتراق کا شکار کرے ۔ چنانچہ اس کے لئے انگریز بہادر کی نظر انتخاب مرزا غلام احمد قادیانی پر جا لگی ، اور انہیں خفیہ طور پہ اس کام کی خاطر ملازم رکھ لیا گیا ، اور ان کا انتخاب سو فی صد صحیح تھا ، کیونکہ پورے ہندوستان میں صرف مرزا جی ہی ایک ایسے شخص تھے ۔ جنہوں نے بتدریج متعدد دعوے کر کے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کیا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے دعویٰ کرنے میں سقدر دجل و فریب اور چالاکی سے کام لیا ، کہ ان کے

دعوے کیا، ان کی دو چار کتابوں کو پڑھ کر بھی یہ معلوم کر لینا کہ وہ کون اور کیا تھے ہر شخص کا کام نہیں ـــــ اس سلسلہ میں سب سے پہلے علمائے لدھیانہ اور علمائے دیو بند نے اس فتنہ کا تعاقب کیا، اور بھرپور تردید کی ۔ ابتداً لوگ اسے علمی مغالطہ سمجھتے رہے مگر بہت جلد یہ حقیقت کھل گئی کہ یہ انگریز کا قائم کیا ہوا سیاسی فتنہ ہے ـــــ جس کی سرکوبی کے لئے علمائے حق مسلسل خدمات انجام دیتے رہے تا آنکہ انگریز کو ہندوستان سے بستر بوریا سمیٹنا پڑا اور پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ شومیٔ قسمت کہ پاکستان کا سب سے پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی مقرر ہوا، جس سے نہ صرف ان (قادیانیوں) کو تقویت حاصل ہوئی ۔ بلکہ انہوں نے ربوہ کو اپنا مرکز بنا کر اسے قادیانی اسٹیٹ کا درجہ دے دیا ۔ اور پورے پاکستان پر قادیانی تسلط کے خواب دیکھنے لگے ۔ جب کہ پاکستان کی وزارت خارجہ پہ چودھری ظفر اللہ کا تسلط بیرون ملک یہی تاثر دیتا رہا کہ قادیانی بھی مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ ہے ۔ جس سے انہیں بیرون ملک سیدھے سادے مسلمانوں کو ورغلانے میں کافی حد تک مدد ملی ۔ مگر اس فتنہ کی سرکوبی کی غرض سے علمائے حق نے ہر جگہ ان کا تعاقب کیا ۔ اور اس سلسلہ میں مستقل علماء کی ایک جماعت کو یہ کام سپرد ہوا جس کا نام "مجلس احرار اسلام" تھا جو بعد میں "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے نام سے موسوم ہوئی اور جس کے سر یہ سہرا ہے کہ (حضرت شیخ الاسلام بنوری رحمہ کے زیر قیادت) پاکستان میں قادیانی غیر مسلم قرار پائے اور قادیانی اسٹیٹ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا گیا ۔ جس میں بحمد اللہ اب مسلم کالونی کے علاوہ ایک مدرسہ اور دو مساجد "مجلس تحفظ ختم نبوت" کے زیر اہتمام چل رہی ہیں ۔ صرف یہی نہیں بلکہ "مجلس" اپنے مبلغین کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے بیرون ملک بھی بھیجتی رہی ۔ جن میں شیخ الاسلام حضرت مولانا بنوری، مولانا لال حسین اختر، مولانا عبدالرحیم اشعر اور مولانا احمد وسایا کے دورے قابل ذکر ہیں ۔ اس کے بعد "مجلس" کے اکابرین نے شدت سے محسوس کیا کہ قادیانی جیسے پاکستان میں اپنی موت مر چکے ہیں ایسے ہی دوسرے اسلامی ممالک میں بھی انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے ۔ مگر انگلستان جو ان کا روحانی مرکز اور ان کے آقاؤں کا مسکن ہے وہاں بھی ان کا تعاقب کیا جائے۔ اور وہاں موجود مسلمانوں کو ان کی ریشہ دوانیوں سے آگاہ کیا جائے ـــــ اسی غرض سے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی امیر تبلیغ "مجلس تحفظ ختم نبوت" کی قیادت میں سہ رکنی وفد ۲۰ مارچ ۱۹۸۳ء کو انگلینڈ کے لئے روانہ ہو گیا ۔ جس کے پروگراموں میں متحدہ عرب امارات اور حجاز مقدس کا تبلیغی دورہ بھی شامل ہے ۔ جس میں قادیانیت کا سیاسی، سماجی، معاشرتی اور مذہبی پس منظر پیش کیا جائے گا ۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق انتہائی تیزی سے تبلیغی مساعی جاری ہیں ۔ جس سے قادیانی امت بوکھلا اٹھی ہے ، وہاں ایک مناظرہ بھی ہوا جس میں "جاء الحق و زھق الباطل" کے مصداق اللہ تعالیٰ نے حسب سابق اسلام کو فتح اور قادیانیت کو شکست فاش (خسر الدنیا والآخرۃ) سے دو چار کیا ۔ آخر میں ہم اپنے قارئین کرام اور اہل اسلام سے گذارش کریں گے کہ وہ بارگاہ العالمین سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس وفد کو ترقی اسلام اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے مؤثر ذریعہ ثابت فرما دیں ۔ آمین ۔

سعیدالرحمٰن علوی

"اکاذیب" مرزائے قادیاں

حضرت مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیر والی،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا (انبیاء کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے) کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہا چلئے۔ میں ساتھ چلا تو راستہ میں دیکھا کہ دو آدمی ہیں۔ ایک کھڑا اور ایک بیٹھا۔ کھڑے ہونے والے کے ہاتھ میں ایک لوہے کی مڑی ہوئی درانتی سی ہے۔ جس کو وہ بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں داخل کرتا ہے اور پھر کھینچتا ہے۔ یہاں تک کہ گردن تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر اس کو نکال لیتا ہے۔ اور منہ کی دوسری گال کی جانب داخل کرتا ہے اور کھینچتا ہے۔ جس سے منہ کھ دوسری طرف کی باچھ بھی چر جاتی ہے۔ اتنے عرصہ میں پہلی باچھ پھر اپنی حالت پر آ جاتی ہے۔ پھر اُس میں یہ درانتی ڈالتا اور اس کو چیرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ اس نے تلایا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا ہے۔ (بخاری فی حدیث طویل عن سمرۃ بن جندب)

حضرت عبداللہ بن جرادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا مومن سے یہ ممکن ہے کہ زنا میں مبتلا ہو جائے۔ فرمایا "ہاں" کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا مومن جھوٹ بول سکتا ہے۔ فرمایا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ جھوٹ افتراء وہی لوگ بولتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ پھر فرمایا جھوٹ بولنے سے بچو۔ کہ جھوٹ اور فجور ساتھ ساتھ ہیں۔ اور یہ دونوں جہنم میں ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی بھی لکھتے ہیں۔

(۱) جھوٹ بولنے سے بد تر دنیا میں اور کوئی بُرا کام نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۲۶)

(۲) جھوٹ بولنا بے ایمانی اور گوہ کھانے کے برابر ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم صہ ۲۴)

(۳) جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ (اربعین ۳ صہ ۲۴)

(۴) غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں (آریہ دھرم صہ ۳۰)

(۵) جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے۔ تو دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت صہ ۲۲۳)

ہمیں نہ مرزا صاحب سے کوئی ذاتی بغض وعناد ہے اور نہ ہی ان کے اتباع سے۔ صرف امرِ حق کے اظہار کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قادیانی حضرات ٹھنڈے دل

سے مرزا صاحب کی تحریرات اور ہماری معروضات پر غور کریں ۔ اور مرزا صاحب کی مسیحیت اور مہدویت کی بھول بھلیوں سے نکل کر قرآن و حدیث کو مشعل راہ بنا کر صراط مستقیم اختیار کریں ۔ غرض یہ ہے کہ ہم حیران اس بات پر ہیں کہ مرزا غلام احمد کی تحریروں میں بھی جھوٹ کی ملاوٹ پائی جاتی ہے ۔ بطور نمونہ از خروارے اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں ۔

(۱) مرزا صاحب یہ ثابت کرتے ہوئے کہ افغان لوگ بنی اسرائیل ہیں ۔ تحریر کرتے ہیں کہ

" پانچواں قرینہ ان کے وہ رسوم ہیں جو یہودیوں سے بہت ملتے ہیں ۔ مثلاً ان کے بعض قبائل ناطہ اور نکاح میں کچھ چنداں فرق نہیں سمجھتے اور عورتیں اپنے منسوبوں سے بلا تکلف ملتی ہیں ۔ اور باتیں کرتی ہیں ۔ حضرت مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ قبل نکاح کے پھرنا اس اسرائیلی رسم پر ایک پختہ شہادت ہے "

اس تحریر کا کذب مرزا صاحب کے بیان ذیل سے ظاہر ہے ۔

" جو انجیلوں میں یہ بیان ہے کہ گویا مریم صدیقہ کا یوسف سے ناطہ ہوا تھا یہ بالکل دروغ اور بناوٹ ہے "

پہلے بیان میں مرزا صاحب نے جناب مریم صدیقہ کا یوسف نجار کے ساتھ منسوب ہونا ظاہر کیا ہے ۔ دوسرے بیان میں اسے دروغ قرار دیا ۔ پس مرزا صاحب کا کذب واضح ہے ۔ اور مرزا صاحب ہی خود تحریر کرتے ہیں ۔۔۔

" غلط بیانی اور بہتان طرازی راستبازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے ۔ جو نہ خدا سے ڈریں اور نہ خلقت کے لعن وطعن کی پرواہ رکھیں " (آریہ دھرم صفحہ ۶۰)

(۲) براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۸ صفحہ ۱۰۸ پر مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں ۔

" یجروید کے ۲۶ ادھیا میں بھی صاف لکھا ہے ۔ وید صرف تین ہیں "

یجروید کے ۲۶ ادھیا میں قطعاً یہ مذکور نہیں کہ " وید صرف تین ہیں " یہ مرزا صاحب کا صریح جھوٹ ہے ۔

(۳) مرزا صاحب " نصرۃ الحق " ضمیمہ صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہیں ۔

" حضرت عیسٰی ... کشمیر چلے گئے تھے ... تاریخ کی رو سے ثابت ہے کہ حواری بھی کچھ تو حضرت عیسٰی کے ساتھ (گئے) اور کچھ بعد میں آ ملے تھے "

کتب تاریخ سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہے کہ بعد واقعہ صلیب (حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ کچھ حواری کشمیر سے آئے تھے اور کچھ بعد میں آ کر ملے تھے ۔ یہ سفید جھوٹ ہے ۔

(۴) " تذکرۃ الشہادتین " کے صفحہ ۲۷ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے ۔

" احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسٰی بن مریم نے ایک سو بیس ۱۲۰ برس عمر پائی "

احادیث میں اس بات کا نام و نشان نہیں ملتا کہ مسیح علیہ السلام نے بعد واقعہ صلیب ۱۲۰ برس عمر پائی ۔ یہ صریح جھوٹ ہے ۔

(۵) اپنی کتاب " شہادۃ القرآن " کے صفحہ ۱۴۶ پر لکھتے ہیں کہ ۔

" مثلاً بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ آسمان سے ندا آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے ۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب

بعد کتاب اللہ ہے"

مرزا صاحب نے یہ بالکل جھوٹ لکھا ہے کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی بخاری کی حدیث ہے۔ کوئی قادیانی ہمت کر کے بخاری سے دکھا دے۔ اور اپنے پیرو مرشد سے جھوٹ کی لعنت کو دور کرے۔

مرزا صاحب "ازالہ اوہام" طبع اول صفحہ ۲۲۳ سلسلہ تصنیفات احمدیہ صفحہ ۱۹۶ پر لکھتے ہیں۔

"اس علیم و حکیم کا قرآن شریف میں یہ فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام اٹھا لیا جائے گا۔ یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے"

مرزا صاحب تو اب آنجہانی ہو گئے۔ ان کے اتباع میں سے کوئی صاحب ان کی نمائندگی کر کے اس مضمون کی آیت قرآن مجید سے نکال کر ان کو سچا ثابت کرے۔ یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔

مرزا صاحب "ضرورۃ الامام" کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔

"پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت کہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے"

مرزا صاحب کی یہ صریح کذب بیانی ہے۔ کوئی قادیانی اس مضمون کی حدیث نکال کر دکھا دے تو انعام کا مستحق ہو گا۔

مرزا صاحب اشتہار حقانی تقریر بر وفات بشیر مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۲۷ پر لکھتے ہیں۔

"بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی تھی۔ اور وہ غلط نکلی۔ مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں"

نیز اپنی کتاب "ضرورۃ الامام" کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں۔

"بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا۔ اور انہوں نے الہام کے ذریعہ جو ایک سفید جن کا کرتب تھا ایک بادشاہ کی فتح کی نسبت خبر دی تھی۔ آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے لڑائی میں مارا گیا۔ اور بڑی شکست ہوئی"

مرزا صاحب کے اس بیان میں صداقت کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ اور مرزا صاحب کے کذب کی صریح دلیل ہے۔

یہ واقعہ کتاب سلاطین اول باب ۱۹ تا ۲۱ میں اس طرح لکھا ہے کہ یہ چار سو شخص بعل بت کے پجاری تھے۔ جو اس وقت کی اصطلاح مروجہ کی رو سے بعل کے نبی کہلاتے تھے۔ بادشاہ وقت کو جو بعل پرست تھا کسی دشمن سے مقابلہ پیش آیا۔ اس نے ان نبیوں سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے پیشگوئی کر دی کہ تو اس دشمن پر فتیاب ہو گا۔ ان کے مقابلہ میں ایک سچا نبی بھی اس زمانہ میں تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر کہا کہ شکست کھا کر مارا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا اس سچے نبی نے کہا تھا۔ اور ان چار سو پجاریوں کا قول غلط نکلا۔ جس کو مرزا صاحب چار سو نبیوں کا الہام بتاتے ہیں۔

کتاب "حقیقۃ الوحی" کے صفحہ ۲۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"یہ غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے۔ تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے

گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور شراب پئے گا اور سؤر کا گوشت کھائے گا۔ اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرواہ نہ کرے گا۔"

مندرجہ بالا عبارت میں چھ فقرے میں جو سب کے سب جھوٹ ہیں۔ مسلمانوں کا چودہ سو سال سے یہ عقیدہ چلا آیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمدی پر عمل پیرا ہوں گے۔ معلوم نہیں کہ مرزا صاحب کو ایسی جھوٹی باتیں تحریر کرنے میں کیوں مزہ آتا ہے۔

مرزا صاحب نے مباحثہ امرتسر میں اپنے مدمقابل پادری عبد اللہ آتھم کے بارہ میں ۵ جون ۱۸۹۳ء کو پیشگوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ کے اندر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ (جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸)

(الف) "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۱۸۵ پر لکھتے ہیں "آتھم کی بابت پیشگوئی کے لفظ یہ تھے کہ وہ پندرہ مہینے میں ہلاک ہو گا۔"

(ب) لیکن اس صاف صاف اور واضح بیان کے خلاف "کشتی نوح" صفحہ ۶ پر تحریر کرتے ہیں کہ "پیشگوئی میں یہ بیان تھا کہ جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔"

دوسرا جھوٹ اس لئے تراشا گیا کہ پادری آتھم مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق میعاد مقررہ میں فوت نہیں ہوا تھا۔

بقیہ: خصائل نبوی برشمائل ترمذی

کس جگہ تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

فائدہ۔ تلوار میں سونا لگانا جمہور علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے اور اس حدیث سے استدلال نہیں ہو سکتا کہ محدثین نے اس حدیث کو ضعیف بتایا ہے۔ علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جا سکتا اس لیے کہ اس کی سند قابل اعتماد نہیں ہے البتہ چاندی کی ٹوپی وغیرہ جیسا کہ پہلی روایتوں میں آیا ہے جائز ہے۔ کہتے ہیں کہ چونکہ سونا ناجائز تھا اس لیے راوی نے صرف چاندی کی تحقیق کی کہ کس جگہ تھی۔ سونے کو دریافت بھی نہیں کیا کہ کہاں تھا۔

۴۔ حدثنا محمد بن شجاع البغدادی حدثنا ابو عبیدۃ الحداد عن عثمان ابن سعد عن ابن سیرین قال صنعت سیفی علی سیف سمرۃ بن جندب وزعم سمرۃ انہ صنع سیفہ علی سیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان حنفیًا۔ حدثنا عقبۃ بن مکرم البصری حدثنا محمد بن بکر عن عثمان ابن سعد بھذا الاسناد نحوہٗ۔

۴۔ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرۃ رضی اللہ عنہ کی تلوار کے موافق بنوائی اور وہ کہتے تھے کہ ان کی تلوار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے موافق بنوائی گئی ہے اور وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلواروں کے طریق پر تھی۔

بقیہ نزولِ عیسٰیؑ

فی شیٔ من تحریم وتحلیل الا بما مقرر فرمائے ہیں۔ پس کسی چیز کے
کان یحکم بہ نبینا حلال وحرام قرار دینے میں وہی
صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ
ولا یحکم بشریعۃ التی علیہ وسلم نے دیا اور اس شریعت
انزلت علیہ فی اوان کے مطابق حکم نہیں کریں گے جو ان
رسالتہ و دولتہ فھو کے دورۂ رسالت میں ان پر نازل
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی تھی۔ پس حضرت عیسٰی علیہ
تابع لنبینا صلی اللہ علیہ السلام ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم۔ وسلم کے تابع ہوں گے۔

(مواہب لدنیہ ج۲ ص۴۲۲ / ص۴۲۳)

SHAMSI

For

CANVAS
&
TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3. Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221941 - 238081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446 ZOHRA

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

خالِص اور سفید ــــــــــ صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

ملۃ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــــ ختم نبوت

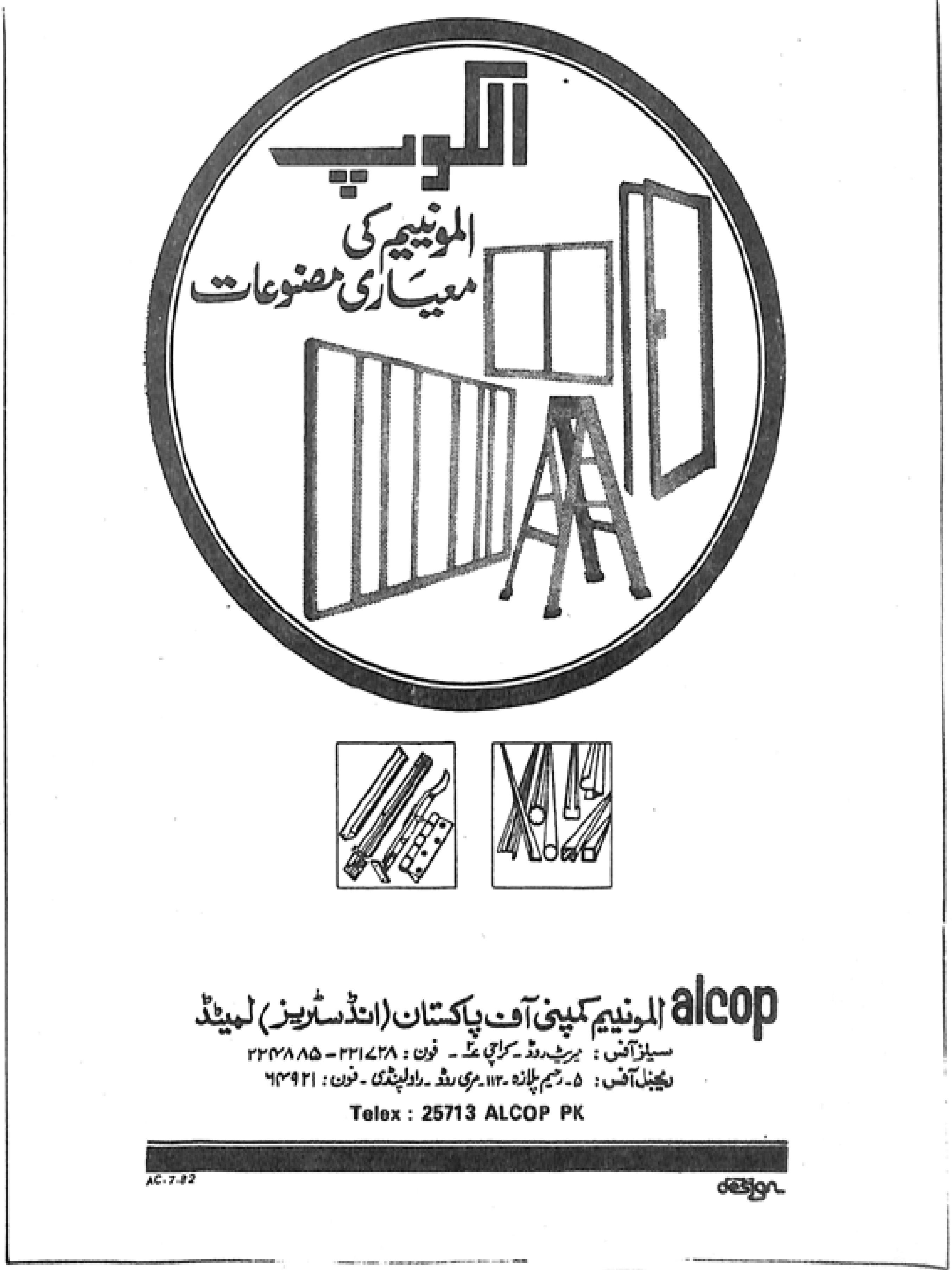
الکوپ
المونیم کی
معیاری مصنوعات
alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : بیرٹ روڈ ۔ کراچی ۲ ۔ فون : ۲۲۱۷۲۸ ۔ ۲۲۲۸۸۵
ریجنل آفس : ۵ ۔ رحیم پلازہ ۔ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون : ۶۴۳۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
AC.7.82
design

رفع ونزول عیسٰی علیہ السلام

کے بارے میں دسویں صدی کے اکابرینِ امت کا عقیدہ

تحریر: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

شیخ الاسلام کمال الدین صاحب مسامرہ کا عقیدہ

شیخ الاسلام کمال الدین محمد بن محمد بن ابی بکر بن علی بن ابی شریف المقدسی الشافعی (۸۲۲ - ۹۰۲ھ) اپنی کتاب المسامرہ لشرح المسایرہ میں لکھتے ہیں:-

و اشراط الساعة من خروج الدجال ونزول عیسٰی بن مریم علیه الصلوٰة والسلام من السماء .... حق وردت به النصوص الصریحة الصحیحة۔	اور قیامت کی علامتیں جیسے دجال کا نکلنا اور حضرت عیسٰی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے نازل ہونا ..... حق ہیں۔ ان میں صریح صحیح نصوص وارد ہوئے ہیں۔

(ص۲۹۲)

علامہ جلال الدین دوانی کا عقیدہ

علامہ جلال الدین محمد بن اسعد الصدیقی الدوانی (۹۰۸ھ) شرح عقائد عضدیہ میں مصنف کے قول "لانبی بعدہٗ" کے تحت لکھتے ہیں:-

فلم یبق بعده حاجة للخلق الی بعثة نبی بعده فلذالك ختم به النبوة و اما نزول عیسٰی علیه السلام	پس مخلوق کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔ اس لیے نبوت آپؐ پر ختم کر دی گئی۔ رہا عیسٰی علیہ السلام کا نازل ہو کر

و متابعته بشریعته فهو مما یوکد کونه خاتم النبیین۔	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کرنا تو یہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کی تاکید کرتا ہے۔

(حاشیہ کلنبوی بر شرح عقائد جلالی ص۲۴۹ ج۲)

علامہ سمہودی کا عقیدہ

الامام العلامہ نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن احمد الحسنی السمہودی المدنی الشافعی (۸۴۴ - ۹۱۱ھ) "وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے چوتھے باب کی اکیسویں فصل میں لکھتے ہیں:-

الفصل الحادی والعشرون فیما روی من الاختلاف فی صفة القبور الشریفة بالحجرة المنیفة و ماجاء انه بقی بها موضع القبر - وان عیسٰی بن مریم علیه السلام یدفن بها۔	اکیسویں فصل ان روایات میں جو حجرۂ مطہرہ میں واقع قبور شریفہ کے بارے میں مروی ہیں۔ نیز اس بات کے بیان میں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے اور یہ کہ عیسٰی علیہ السلام وہاں دفن ہوں گے۔

(ص۵۵۰، ج۲)

اس کے ذیل میں انہوں نے اس مسئلہ کی احادیث ذکر فرمائی ہیں نیز خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ، ص۲۹۳

ہیں انہوں نے یہ احادیث نقل کی ہیں۔

علامہ قسطلانیؒ کا عقیدہ

الشیخ العلامہ احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملک القسطلانی الشافعی (۸۵۱ تا ۹۲۳ھ) "ارشاد الساری الی شرح صحیح البخاری" میں "باب نزولِ عیسیٰ علیہ السلام" کے تحت لکھتے ہیں:

باب نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء الی الارض آخر الزمان۔

آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے زمین پر نازل ہونے کا بیان۔

(ص ۴۱۸ ج ۵)

اسی باب میں "و یضع الجزیۃ" کے تحت لکھتے ہیں:

و لیس عیسیٰ بناسخ لحکم الجزیۃ بل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین للنسخ بھذا فنعدم قبولھا ھو من ھذہ الشریعۃ لکنہ مقید بنزول عیسیٰ۔ (ص ۴۱۹ ج ۵)

اور جزیہ کے حکم کو حضرت عیسیٰ منسوخ نہیں کریں گے۔ بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس کے منسوخ ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ پس جزیہ کا قبول نہ کرنا بھی اسی شریعت کا مسئلہ ہے لیکن یہ مسئلہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے ساتھ مقید ہے۔

اور کتاب الفتن باب ذکر الدجال کے تحت لکھتے ہیں:

و ھو الذی یظھر فی آخر الزمان یدعی الالٰھیۃ ثم یقتلہ عیسیٰ علیہ السلام و فتنتہ عظیمۃ جدًا تدھش العقول و تحیر الالباب (ص ۲۰۸ ج ۱۰)

دجال وہ شخص ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ الوہیت کا دعویٰ کرے گا ...... پھر عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔ اور اس کا فتنہ بہت ہی عظیم ہوگا۔ جس سے عقلیں مدہوش اور حیرت زدہ ہو جائیں گی۔

علامہ قسطلانی "المواہب اللدنیہ" میں معجزات نبویؐ کی بحث میں یہ ذکر کرتے ہوئے کہ انبیاء سابقین کے معجزات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے گئے ہیں، لکھتے ہیں۔

و اما ما اعطیہ عیسیٰ ایضًا علیہ الصلوٰۃ والسلام من رفعہ الی السماء فقد اعطی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ذالک لیلۃ المعراج وزاد فی الترقی لمزید الدرجات وسماع المناجاۃ۔ (ص ۳۸۴ ج ۱)

اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کا جو معجزہ دیا گیا تو یہ معجزہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں دیا گیا۔ اور مزید درجات اور سماعِ مناجات کے لیے آپ کو مزید اوپر لے جایا گیا۔

نیز اسی کتاب میں خصائص نبویؐ کی بحث میں۔ امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے خصائص بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

و کل من دخل فی زمان ھذہ الامۃ من الانبیاء بعد نبیھا کعیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم او قدر دخولہ کالخضر فانہ لا یحکم فی العالم الا بما شرعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ الامۃ فاذا نزل سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانما یحکم بشریعۃ

اور وہ تمام انبیاء کرام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے زمانے میں داخل ہوں۔ جیسے عیسیٰ علیہ السلام۔ یا ان کا داخل ہونا فرض کر لیا جائے جیسے خضر علیہ السلام، تو وہ دنیا میں حکم نہیں کریں گے مگر وہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے لیے مشروع فرمایا چنانچہ جب سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نازل ہوں گے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے

باقی صفحہ ۱۸ پر

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

اور

علامۃ العصر مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ

ترتیب :- محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور

چودھویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں ملت اسلامیہ کو جن فتنوں سے دو چار ہونا پڑا ان میں بدترین اور منحوس فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت اور مسیحیت کا تھا۔ مرزا نے نہ صرف یہ کہ دعویٰ نبوت کیا۔ بلکہ اسلامی تعلیمات و عقائد کا مذاق اڑایا۔ مسئلہ جہاد کو منسوخ قرار دیا، انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و تذلیل کی۔ بلکہ بدترین اور فحش گالیوں سے نوازا، قصر اسلام کو منہدم کر کے نئی مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ انگریز سامراج کے مذہبی و سیاسی مفادات کا تحفظ کیا۔ تحریک آزادی کے مجاہدین کو منکرین خدا کا لقب دیا۔ قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کر ڈالی۔

"مرزا" چونکہ انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اس لئے انگریز کے مذہبی اور سیاسی مفادات کو پروان چڑھانے کے لئے بھرپور کوشش کی۔ اور انگریز ہی کے اشارہ ابروں پر اتنے دعاوی باطلہ کا سلسلہ شروع کیا۔

ارشاد ربانی انا نحن نزّلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون کے مطابق خلّاق عالم نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے علماء حق کو اس فتنہ کی تردید و تقلیع کی طرف متوجہ فرمایا۔ سب سے پہلے امام الطائفہ قطب العالم حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے اپنے کشف صحیح کے ذریعہ اپنے ایک مرید باصفا حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رح کو اس فتنہ کے انسداد کا حکم فرمایا۔

علماء ہند میں سے سب سے پہلے علماء لدھیانہ (مولانا محمد، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبد اللہ، مولانا اسماعیل) نے اپنے ایک اہم فتویٰ میں مرزا قادیانی کی تکفیر کی۔ بعد ازاں اس دور کے تمام اکابر علماء ہند قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رح مولانا محمد یعقوب نانوتوی رح، شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی رح، مولانا نذیر حسین محدث دہلوی رح، مولوی محمد حسین بٹالوی رح، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رح، سید علی الحائری، مولانا محمد علی مونگیری رح، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دیگر بے شمار علماء امت نے تردید قادیانیت میں کار ہائے نمایاں سر انجام دیئے۔ اور مرزا قادیانی کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔

ان اکابرین امت کے اٹھ جانے کے بعد امام العصر خاتم المحدثین حضرت علامہ انور شاہ الکشمیری رح گویا اس سلسلہ میں مامور اور ملہم من اللہ تھے۔ حضرت علامہ رح کو اس فتنہ کی شدت نے بیحد پریشان کر رکھا تھا کہ آپ چھ ماہ تک آرام نہیں فرما سکے۔

آیئے آج کی اس محفل میں ہم حضرت علامہ کی اس فرقہ ضالہ کی تردید و تکفیر کے لئے خدمات کا جائزہ لیتے ہیں کہ علامہ مرحوم نے کس طرز اور طریقہ پر قادیانیت کی تردید کے لئے کام کیا۔ اور اپنے جملہ معتقدین اور تلامذہ کو اس عظیم فتنہ کے قلع قمع کی طرف متوجہ فرمایا۔ وباللہ التوفیق.....

وهو المستعان

امام العصر حضرت علامہ انور شاہ الکشمیریؒ نے اس فتنہ ضال کی تردید کے لئے خود بھی عظیم الشان کتب تصنیف کیں اور دارالعلوم دیو بند کی ساری مشنری کو اس کام کی طرف متوجہ فرمایا ۔ حضرت موصوف کو تردید قادیانیت میں اس قدر شرح صدر تھا ۔ کہ اپنے ہر شاگرد سے اس فتنہ کے انسداد کے لئے عہد و پیمان لیتے تھے ۔

آپ ہی نے حکیم مشرق علامہ اقبالؒ اور مولانا ظفر علی خانؒ کو میدان تحریر میں قادیانیت کے استیصال کا حکم فرمایا اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور آپ کے دیگر رفقاء کو تقریر و خطابت کے ذریعہ اس مشن پر لگایا ۔ ایک مجلس میں اپنے قلبی سکون کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ”جب سے علامہ اقبالؒ اور امیر شریعت نے اس کام کا وعدہ فرمایا ہے ۔ میں اپنا بوجھ ہلکا محسوس کر رہا ہوں“

اگر یہ کہا جائے کہ متحدہ ہندوستان میں مولانا ظفر علی خان اور علامہ اقبالؒ آپ کا قلم اور مجلس احرار اسلام آپ کی زبان تھی ۔ تو مبالغہ نہ ہو گا ۔ مجلس احرار اسلام کے شعلہ نوا خطیبوں نے قادیانیت کی ایسی دھجیاں بکھیریں کہ قادیان کی جھوٹی نبوت ہمیشہ کے لئے پیوند خاک ہو گئی ۔

تذکرہ و تعارف

امام العصرؒ کے آباؤ و اجداد دو سو سال قبل بغداد سے ہندوستان پہنچے مختلف مقامات پر قیام کرنے کے بعد کشمیر میں سکونت اختیار کی ۔ آپ کے والد محترم مولانا سید معظم شاہؒ سہروردیہ سلسلہ کے شیخ کامل تھے ۔ نیز آپ کا پورا سلسلہ اولیاء اللہ اور کاملین سے سرفراز ہے ۔ خصوصاً آپ کے اجداد میں سے شاہ فتح اللہ اور شاہ مسعود نوروریؒ ہر دو کے مزارات سرزمین کشمیر میں مرجع خاص و عام ہیں) ۔ اپنے وقت کے کاملین میں سے تھے ۔

پیدائش و تعلیم و تعلّم

آپ کی پیدائش ۲۷ شوال ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۶ اکتوبر ۱۸۷۵ء بروز ہفتہ صبح صادق کے وقت ہوئی ۔ آپ کے والد معظم کی طرح والدہ ماجدہ بھی عابدہ زاہدہ تھیں ۔ آپ نے زہد و تقویٰ اپنے والدین کی آغوش سے حاصل کیا ۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور دو سال کے مختصر عرصہ میں قرآن پاک ناظرہ اور فارسی و ابتدائی عربی کی تعلیم حاصل کی ۔ اور مختصر القدوری تک جا پہنچے ۔ والد مکرم کے علاوہ علاقہ کے مشہور علماء سے اکتساب فیض کیا ۔

بعد ازاں علوم اسلامیہ کی عظیم یونیورسٹی ازہر ہند ”دارالعلوم دیو بند“ (جہاں اساتذہ کرام کی شہرت عالم اسلام کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئی تھی) میں داخلہ لیا ۔ تحریک آزادی کے نامور مجاہد فاضل روزگار شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیو بندیؒ صدر نشین دیو بند تھے ۔ حضرت علامہ نے شیخ الہندؒ سے ہدایہ اخیرین ، صحیح بخاری ، جامع ترمذی ، سنن ابو داؤد پڑھیں اور جب کہ جامعہ کے دوسرے فخر روزگار اساتذہ سے دوسرے علوم حاصل کئے ۔

فراغت کے بعد کچھ عرصہ مختلف مدارس میں کام کرتے رہے بعد ازاں دار العلوم دیو بند میں ... استاذ الحدیث اور اپنے شیخ حضرت شیخ الہندؒ کے نائب کی حیثیت سے علوم حدیث کا درس دیتے رہے ۔ ۱۳۳۲ھ میں صدر المدرسین ، اور شیخ الحدیث کی مسند عظمیٰ پر فائز ہوئے ۔ ماہ صفر ۱۳۴۶ھ میں دارالعلوم کو بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے چھوڑ کر ڈابھیل چلے گئے ۔

آپ کی شہرت علمی کی وجہ سے ”جامعہ ڈابھیل منتخب مدارس میں شمار ہونے لگا آپنے وہاں پانچ برس مسلسل حدیث کا درس دیا ۔

امام العصر اور فتنۂ قادیانیت کا استیصال

تردید مرزائیت کے سلسلہ میں امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ لیکن سب سے زیادہ کام دارالعلوم دیو بند کے مایۂ ناز فضلاً نے کیا۔ یہ فتنہ اٹھا، بڑھا اور پھیلا۔ خداوند قدوس نے حق پرستوں کا ایک گروہ پیدا فرمایا جس نے قادیانی نبوت کے طلسم کو توڑ کر پارہ پارہ کر دیا۔ امام العصرؒ اس مبارک گروہ کے امام اور پیشوا تھے۔

"مسیلمہ پنجاب" مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ، نزول، رفع جسمانی کا انکار کر کے نئی مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات کا عقیدہ ایجاد کرتے ہوئے کبھی تو یہ کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مزار سری نگر میں ہے۔ اور کبھی آپؑ کا مقبرہ مکہ و مدینہ میں بتلایا۔ حضرت امام العصرؒ نے اپنی اہم تصنیفات میں مرزائی دجل و فریب کا پردہ چاک کیا۔ تردید قادیانیت کے موضوع پر آپ نے گرانقدر کُتب تصنیف فرمائیں۔ ان میں چند ایک کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

① عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام

حضرت علامہ کشمیریؒ نے رمضان المبارک ۱۳۴۲ھ میں ڈھائی سو صفحات کا یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔ جس میں حیات مسیح علیہ السلام کے دلائل بیان فرمائے۔ آیاتِ قرآنی کو متن کی حیثیت دی۔ اور احادیث صحیحہ کو تشریح و توضیح کے طور پر ذکر فرمایا۔ نیز توفی کی حیثیت پر عالمانہ بحث، کنایہ و مجاز کی حقیقت، ذوالقرنین کی تعیین، یا جوج و ماجوج کا تشخص وغیرہ ذالک اہم موضوعات پر علمی نکات سے لبریز تبصرہ فرمایا۔

② تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

آٹھ سال بعد ڈابھیل کے قیام کے زمانہ میں ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ تصنیف فرمایا۔ مقدمہ میں رقمطراز ہیں "قرآن و حدیث سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے جو دلائل صراحتہً و اشارۃً مہیا ہیں۔ ان پر اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں۔ (عقیدۃ الاسلام میں) لیکن بحث کے کچھ گوشے باقی رہ گئے تھے۔ جن پر اس جدید تالیف میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے"

درحقیقت یہ رسالہ مندرجہ بالا کتاب پر بطور حواشی کے اضافہ ہے۔ ان دو تالیفات کے بعد حضرت علامہ خود فرمایا کرتے تھے۔ کہ "میں نے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے دامن نبوت کو قادیانی دست درازیوں سے محفوظ رکھنے کی جو بلیغ کوشش کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں مجھے امید ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میری ضرور شفاعت فرمائیں گے"۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحؒ نے اپنا ایک خواب ذکر فرمایا جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور علامہ کشمیری رحؒ آمنے سامنے تشریف فرما ہیں۔ تفصیل کے لئے نقش دوام صفحہ ۳۱۴ ملاحظہ فرمائی جائے۔

③ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح

اس کتاب میں حضرت الامام الکشمیریؒ نے ستر احادیث جو تمام صحیح اور حسن کے درجہ میں ہیں۔ ذکر کیں۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ تبویب و ترتیب کا فریضہ سرانجام دیا جب کہ مشہور شامی عالم شیخ عبدالفتاح ابو غدہ جو شیخ الاسلام علامہ کوثری رحؒ کے تلمیذ رشید ہیں نہایت ہی عرقریزی سے احادیث کی تخریج کتب ماخذ کے صفحات لکھ کر نہایت آب و تاب کے ساتھ ایڈیٹ کر کے بیروت

سے شائع کیا۔ بعد ازاں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان نے شائع فرماکر اہل علم طبقہ پر احسان عظیم فرمایا۔

۴ اکفار الملحدین

بعض مصلحت پسند مسلمان مرزائیوں کے کفر میں متردد تھے۔ وجہ یہ تبلاتے کہ وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں۔ نماز روزہ کے پابند ہیں، قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں، مسلمانوں کی ذبیحہ کھاتے ہیں۔ لہٰذا ان کی تکفیر جائز نہیں۔ حضرت علامہؒ نے ایک سو اٹھائیس صفحہ کی اس اہم تصنیف میں وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے۔" اور ضروریات دین وہ مسائل ہیں جنہیں عوام و خواص مسلمان جانتے ہوں۔ ان کا انکار کھلا ہوا کفر ہے"

ضروریات دین کا انکار کرنے والا یا ان میں تاویل کرنے والا اگرچہ اہل قبلہ میں سے کیوں نہ ہو تاہم وہ کافر ہے۔ اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ یہ تصنیف لطیف بھی حسب معمول، فقہاء کے اقوال، لطیف استدلال و استنباط، اور علمی نکات سے لبریز ہے۔

حضرت علامہؒ نے واضح فرمایا کہ جس طرح کسی مسلمان کو کافر کہنا بدترین کفر ہے۔ اسی طرح کافر کو کافر نہ کہنا بھی کفر ہے۔ چند سال ہوئے کہ آپ کے ایک "تلمیذ رشید مولانا محمد ادریس میرٹھی ثم کراچوی نے اردو ترجمہ کر کے حضرت شیخ کے رشحات قلم کو آسان فرما دیا ہے۔

۵ خاتم النبیین

امام العصرؒ کی یہ آخری فارسی میں تصنیف ہے۔ جو درحقیقت آیت ما کان محمدٌ ابا احدٍ من رجالکم الخ کی مکمل تشریح و توضیح ہے۔ وفات سے چند ساعات قبل

جب حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت شاہ صاحب رہ نے قاری صاحب سے فرمایا۔ کہ "مولوی صاحب میں اس دنیا سے خالی دامن جا رہا ہوں۔ میرے پاس کوئی توشۂ آخرت نہیں امید ہے کہ میری یہ تالیف میرے لئے زاد آخرت ہو گی۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے مصارف پر طبع کراکر اپنے برادران وطن (کشمیریوں) کو ہدیہ کروں گا" افسوس کہ اجل نے مہلت نہ دی اسی شب بارہ بجے داعی اجل کو لبیک کہا اور ہزاروں تلامذہ اور علماء کو اشکبار چھوڑ کر خالق حقیقی کو جا ملے۔

یہ رسالہ کشمیر کی زبان کو مدنظر رکھتے ہوئے فارسی میں لکھا۔ پاک و ہند میں کئی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔ چند سال ہوئے کہ پاکستان کے معروف اسکالر اور بے مثل ادیب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے نہایت ہی عرق ریزی سے اردو ترجمہ کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے ملتان سے شائع فرماکر حضرت شیخ کے علوم کو سہل المفہوم بنا دیا ہے۔ مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان کے پتہ پر دستیاب ہے۔ تردید قادیانیت کے سلسلہ میں یہ کل پانچ تصنیفات آپ کے قلم گوہر بار سے نکل کر منصۂ شہود پر آئیں۔ جو تردید قادیانیت میں اپنی مثال آپ ہیں۔ علاوہ ازیں جو بیانات مختلف اخبارات میں چھپے یا وہ علمی تقاریر جو اپنے ملک کے مختلف حصوں میں جلسہائے عام میں رد مرزائیت کے سلسلہ میں فرمائیں وہ ان سے علیحدہ ہیں۔

باقی آئندہ

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

بقیہ :-

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم بالھام او اطلاع علی الروح المحمدی او بما شاء اللہ تعالیٰ فیاخذ عنہ ما شرع اللہ لہ ان یحکم بہ فی امتہ فلا یحکم

مطابق حکم کریں گے خواہ الہام کے ساتھ یا روح محمدی پر اطلاع پاکر یا کسی اور طریقہ سے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ احکام حاصل کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے

باقی صفحہ ۱۰ پر

قسط نمبر ۲

حیا ـــــ انسانیت کا خاصہ

مولانا محمد قاسم حبیب، فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ

(۳) ان ذلکم کان یؤذی النبی فیستحیی
منکم واللہ لا یستحیی من الحق الایۃ
(الاحزاب)

اس بات سے تمہاری ، تکلیف تھی پیغمبر کو ، پھر تم سے شرم کرتے نہیں اور اللہ شرم نہیں کرتا ٹھیک بات بتانے میں۔

اس آیت سے دو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں۔
(۱) باحیاء انسان کے اوصاف
(۲) با حیا فرمانروا کا کردار۔

باحیاء انسان

(۱) مروت کی وجہ سے خود تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔
(۲) ملنے والوں کے ساتھ اس کا برتاؤ خوش اخلاقی کے ساتھ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ اپنائیت محسوس کرتے ہیں ... باحیا فرمانروا اور حاکم اپنے ذاتی معاملات میں تسامح اور مروت سے کام لیتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کی صفت حیا کا اظہار

جیسے کہ ایک حدیث قدسی میں ہے۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِذَا وَجَّہْتُ اِلٰی عَبْدٍ مِّنْ عَبِیْدِیْ مُصِیْبَۃً فِیْ بَدَنِہٖ اَوْ فِیْ وَلَدِہٖ اَوْ فِیْ مَالِہٖ فَاسْتَقْبَلَہَا بِصَبْرٍ جَمِیْلٍ اِسْتَحْیَیْتُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَنْ اَنْصِبَ لَہٗ مِیْزَانًا اَوْ اَنْشُرَ لَہٗ دِیْوَانًا (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب میں نے اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی طرف مصیبت کا منہ پھیر دیا ، اس کے جسم میں ، یا اس کی اولاد میں ، یا اس کے مال میں ، پھر وہ حسن صبر کے ساتھ اس سے پیش آیا ، قیامت کے دن مجھے حیاء آتی ہے کہ میں اس کے لئے انصاف کا ترازو لگاؤں یا اس کے لئے دفتر کردار کھلواؤں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات باحیاء

اب آیئے اس شخصیت کی طرف جس کے اوپر قرآن مجید نازل ہوا ۔ اور جو بالآخر قرآن مجسم کے لقب سے نوازے گئے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ نے مکارم اخلاق سے "حیاء" کو کس قدر اپنایا۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہٗ قال ، کان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ حَیَاءً من العذراء فی خدرھا وکان اذا کرہ شیئًا عرفناہ فی وجھہ۔ (رواہ مسلم)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے بھی بہت زیادہ حیاء دار تھے، اور جب کسی چیز کو ناپسند پاتے تھے ہم آپ کے چہرے سے سمجھ جاتے۔

حیا انبیأ سابقین میں

عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الحیاء والتعطر والسواک والنکاح (رواہ الترمزی)

حضرت ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں رسولوں کی سنتوں سے ہیں۔ حیاء کرنا اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

حیاء ادیان سابقہ میں

عن ابی مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری البدری عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اِنَّ مِمَّا اَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّۃِ الْاُوْلیٰ: اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ (رواہ البخاری)

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی الہامی تعلیمات سے جو لوگوں نے پایا: "جب تو حیاء نہیں کرتا، تو جو چاہے کر"

یعنی انسان کو انسانیت پر قائم رکھنے والی چیز حیاء ہے۔ جب حیا ختم ہو گئی، تو یہ محض ایک جاندار جسم رہ جاتا ہے، جس میں اچھائی، برائی کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔

حیاء اسلام میں

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحیاء والایمان قُرِنَا جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ۔ (متفق علیہ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ارشاد فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے: حیاء اور ایمان کو باہم جوڑ دیا گیا ہے، تو جب ان میں سے کوئی ایک اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا اٹھا لیا جاتا ہے۔

وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحیاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ارشاد فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے: حیاء ایمان کا حصہ لازمہ ہے۔

حیاء انسان کی زینت ہے

عن جابر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: الحیاء زینۃ و التقی کرم و خیر المرکب الصبر و انتظار الفرج من اللہ عزو جل عبادۃ (رواہ الحاکم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ: ارشاد فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے: حیاء زینت (خوبصورتی) ہے، اور تقویٰ (نفس کی) سخاوت ہے، اور (منزل کو پانے کے لئے) بہتر سواری صبر ہے۔ (مشقت میں رہ کر) اللہ (بزرگ و برتر) سے آسودگی کی امید رکھنا عبادت ہے۔

حیاء سراسر زینت اور حسن کا راز ہے

وعن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بے حیاء کسی چیز

علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیئ قط الا شانہ ولا کان الحیاء فی شیئ قط الا زانہٗ۔ (مسند احمد)

میں قطعاً نہیں آتی مگر اسے معیوب کر دیتی ہے، اور حیاءً کسی چیز میں قطعاً نہیں آتی مگر اسے خوبصورت کر دیتی ہے۔

حیا مکارم اخلاق میں بحیثیت سر ہے

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مکارم الاخلاق عشرۃ، تکون فی الرجل ولا تکون فی ابنہ وتکون فی العین ولا تکون فی الاب وتکون فی العبد ولا تکون فی سیدہ، یقسمها اللہ لمن اراد بہ السعادۃ: صدق الحدیث وصدق الباس واعطاء السائل والمکافات بالصنائع وحفظ الامانۃ وصلۃ الرحم والتذمم للجار والتذمم للصاحب واقراؤ الضیف ورأسهن الحیاء۔ (رواہ الحاکم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: ارشاد فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے، مکارم اخلاق دس ہیں: آدمی میں ہوتے ہیں اور اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے، اور بیٹے میں ہوتے ہیں اور باپ میں نہیں ہوتے ہے اور باپ میں نہیں ہوتے، اور غلام (نوکر) میں ہوتے ہیں اور سردار میں نہیں ہوتے، اللہ جس کے لئے یہ سعادت چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے: بات میں سچائی اور حق پہ ڈٹ جانے میں سچائی اور چاہنے والے کو عطا کرنا، اور زیر دست مخلوق سے برابری کا برتاؤ رکھنا اور امانت کی حفاظت کرنا اور صلہ رحمی کرنا، اور پڑوسی کا لحاظ رکھنا اور دوست کا لحاظ رکھنا اور مہمان کی مہمان نوازی کرنا اور ان سب کا "سر" حیاء ہے۔

حیاء خیر محض ہے

عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاءُ لا یأتی الا بخیر۔ (متفق علیہ) وفی روایۃ لمسلم قال الحیاءُ خیر کلہ او قال الحیاء کلہ خیر۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں: ارشاد فرمایا کہ حیاء نہیں لاتی سوائے خیر کے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے حیاء پورے کا پورا خیر ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

حیاء کا امتزاج ہی نیکی ہے

عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الحیاءُ رجلا لکان رجلا صالحا لو کان الفحش رجلا لکان رجلا سوءً" (رواہ الطبرانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر حیاء کو انسانی شکل دی جاتی تو نیک آدمی کی شکل سا ہوتا اور اگر بے حیائی کو انسانی شکل دی جاتی تو برا آدمی ہوتا۔

معاشرہ میں اصلاح کی بنیاد حیاء ہے

مذکورہ بالا حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی معاشرہ کے افراد اگر حیاء کی عادت ڈالیں اور ہر فرد با حیاء ہو جائے تو پورے کا پورا معاشرہ صالح اور نیک ہو جائے۔ اور دنیا میں برائی اور فساد جڑ سے ختم ہو جائے۔ اور حال یہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت کا حیاء سے متنفر اور بے حیائی کی دلدادہ ہے اور برائی کو بُرا ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے اچھا جان کر اختیار کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی ترغیب دی جاتی ہے۔

اگر ہم خلوص دل سے معاشرہ کی اصلاح چاہتے ہیں تو حیاء کا دامن پکڑنا ہوگا اور بے حیائی کو چھوڑنا ہوگا۔

باقی آئندہ

جگہ | فلیٹ

ایسی جہاں آپ رہنا پسند کریں | ایسے جو آپ کی فیملی کو پوری آسائش فراہم کریں

ہم

بہترین محل وقوع پر اعلیٰ معیاری اور دلکش

رہائشی منصوبے

وقتاً فوقتاً پیش کرتے رہتے ہیں

ہمارے تجربات سے فائدہ اٹھائیے۔

ہماری پیشکش منفرد کیوں؟ ہماری منصوبہ بندی صرف اور صرف کے ڈی اے کی مستند اور منظور شدہ اسکیموں پر مشتمل ہوتی ہے جس میں کسی قسم کا خدشہ نہیں۔

تفصیلات کیلئے رجوع کریں

ہٹس اینڈ ہومز لمیٹڈ

HUTS & HOMES LTD.

سچائی اور معیاری تعمیر کا نشان

ممتاز منزل۔ نزد جمن اسکوائر، گلشن اقبال مین یونیورسٹی روڈ کراچی۔ فون: 461719-461718

MASS

فیمس ماربل انڈسٹری

ملاگوری، پنک نوشہرہ، پمپو خاں، بلیک زیبرا
اونیکس گرین اور ہر سائز کے ماربل ٹائیلز اور کھپچہ
ٹیبل ٹاپ اور کچن اسٹیپ وغیرہ

فیمس ماربل انڈسٹری کنٹریکٹرز اینڈ آرڈر سپلائرز
اینڈ فکسر۔ جی ۔ ۱۵ پاک کالونی منگھوپیر روڈ کراچی نمبر ۱۶۔ پاکستان، فون ۲۹۰۳۹۳

ملک محمد حمید ... ختم نبوت

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

بمقام جامع مسجد الصادق بہاولپور

مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ رجب ۱۴۰۳ھ
مطابق ۲۶، ۲۷، ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ء
بروز بدھ، جمعرات بعد نماز عشاء

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

سالانہ

زیر صدارت

مخدوم العلماء حضرت مولانا خان محمد صاحب امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (کندیاں شریف)

مہمان خصوصی

جانشین شیخ الاسلام بنوریؒ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کراچی

تاج العلماء حضرت مولانا تاج محمود صاحب چیف ایڈیٹر لولاک فیصل آباد

اسمائے گرامی علماء کرام

شیر یزدانی حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ہمدانی فیصل آباد

فاضل اجل حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مرکزی مسجد اسلام آباد

مناظر اسلام مولانا علامہ عبدالرحیم صاحب اشعر ملتان

مفکر ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھری ملتان

مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا خطیب ربوہ

فقیہ الاسلام مولانا مفتی غلام فرید صاحب بہاولپور

یادگار اسلاف مولانا قاضی عظیم الدین صاحب علوی بہاولپور

حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاول پور

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب خطیب نلہ منڈی

حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب ڈسٹرکٹ خطیب اوقاف بہاولپور

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی مبلغ ختم نبوت

تلاوت: فخر القراء حضرت قاری محمد یعقوب صاحب نقشبندی

نعت خواں صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری ساہیوال

منجانب:۔ اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور